کورس :الحدیث473
سمسٹر بہار 2024
سطح بی اے
مشق نمبر 1

1- حدیث نبی صلی اللہ علیہ ہ وسلم کی روشنی میں درجہ زیل کی وضاحت کریں؟

1. اسلام2. ایمان
3. مومن
4. نجات اخر وی کے لیے ضروری ہے اعمال
جواب

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں درج ذیل کی وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے:

1. اسلام:
اسلام کا مطلب ہے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اس کی عبادت کرنا۔ حدیث جبریل میں، حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے: (1) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کی گواہی دینا، (2) نماز قائم کرنا، (3) زکوٰۃ دینا، (4) رمضان کے روزے رکھنا، اور (5) اگر استطاعت ہو تو حج کرنا۔ یہ اعمال انسان کو اللہ کے قریب کرتے ہیں اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنتے ہیں۔

2. ایمان:
ایمان کا مطلب ہے دل سے اللہ پر اور اس کے تمام احکام پر یقین رکھنا۔ حدیث جبریل میں ایمان کے ارکان کو بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر یقین رکھو، خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ ایمان انسان کے دل کی تصدیق اور زبان کی گواہی کے ساتھ مکمل ہوتا ہے، اور یہ آخرت میں نجات کا بنیادی ذریعہ ہے۔

3. مومن:
مومن وہ شخص ہے جو اسلام اور ایمان کے تمام ارکان کو دل سے قبول کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ حدیث میں مومن کی صفات کو بیان کیا گیا ہے کہ مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مومن اللہ پر اور اس کے احکام پر مکمل بھروسہ رکھتا ہے اور آخرت میں کامیابی کے لیے عمل پیرا رہتا ہے۔

4. نجات اخروی کے لیے ضروری اعمال:
حدیث مبارکہ میں نجات اخروی کے لیے ضروری اعمال کو بیان کیا گیا ہے، جن میں سب سے اہم ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو۔ ایمان کے ساتھ ساتھ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر نیک اعمال کو ادا کرنا بھی آخرت میں نجات کے لیے ضروری ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی نیت اور اعمال کو دیکھتا ہے، اس لیے نجات کے لیے نیک اعمال کے ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے
2- درجہ زیل کی وضاحت کریں
1. کبیرہ گناہ اور منافق کی علامات
2. وسوسہ کی تعریف اور اس سے نجات کا طریقہ
جواب
1. کبیرہ گناہ اور منافق کی علامات:
کبیرہ گناہ:

Geniusnesthub.com

کبیرہ گناہ وہ بڑے گناہ ہیں جن کی سخت وعید قرآن و حدیث میں موجود ہے، اور ان کے کرنے پر اللہ کے غضب اور عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ کبیرہ گناہ ایک مسلمان کی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں اور ان کی بخشش کے لیے توبہ کرنا لازمی ہوتا ہے۔

کبیرہ گناہوں کی فہرست بہت طویل ہو سکتی ہے، لیکن چند اہم کبیرہ گناہ یہ ہیں:

شرک: اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا، یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور اللہ اسے کبھی معاف نہیں کرتا جب تک انسان توبہ نہ کرے۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ "بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا اور شرک سے کم تر جو گناہ ہیں انہیں جس کے لیے چاہے معاف کر دیتا ہے" (سورہ النساء: 48).

قتل ناحق: بلا وجہ کسی کی جان لینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ "جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا، اس کی جزا جہنم ہے، وہ ہمیشہ اس میں رہے گا، اور اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اللہ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے" (سورہ النساء: 93).

زنا: شادی شدہ یا غیر شادی شدہ ہو کر زنا کرنا ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن میں زنا سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ "زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے" (سورہ الاسراء: 32).

سود کھانا: سود لینا یا دینا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے اور اللہ تعالی نے سود کے خلاف سخت وعید دی ہے۔ اللہ فرماتا ہے "اور جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھیں گے جیسے وہ شخص جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ بنا دیا ہو" (سورہ البقرہ: 275).

والدین کی نافرمانی: والدین کی نافرمانی اور ان کے ساتھ بدسلوکی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے اور اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے" (ترمذی).

جھوٹی گواہی دینا: جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک اور والدین کی نافرمانی کے ساتھ کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے (بخاری).

جادو کرنا: جادو کرنا اور اس پر یقین رکھنا کبیرہ گناہ ہے۔ جادو قرآن و حدیث میں حرام قرار دیا گیا ہے اور اس کے کرنے والے کو دنیا و آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

یہ چند کبیرہ گناہوں کی مثالیں ہیں۔ ان سے بچنے کے لیے مسلمان کو اللہ کے احکامات کی پیروی کرنی چاہیے اور ہر وقت اللہ سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔

منافق کی علامات:
منافقت ایک ایسا عیب ہے جو ظاہری طور پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے لیکن دل میں کفر رکھتا ہے۔ منافق کا ایمان کھوکھلا ہوتا ہے اور وہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اپنے ایمان کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقت کی کچھ واضح علامات بیان کی ہیں، جن کے ذریعے ایک منافق کو پہچانا جا سکتا ہے:

جھوٹ بولنا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے" (بخاری، مسلم). یہ جھوٹ بولنے کی عادت منافق کی ایک بڑی نشانی ہے۔

وعدہ خلافی: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے" (بخاری). منافق وعدے کرتا ہے لیکن ان پر عمل نہیں کرتا، جو اس کی منافقت کو ظاہر کرتا ہے۔

GeniusnestHub.com

امانت میں خیانت: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے" (بخاری). امانت میں خیانت کرنا ایک بڑی نشانی ہے جو منافق کے کردار کی خرابی کو ظاہر کرتی ہے۔

بحث میں بدتمیزی: ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اور جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے" (بخاری). یہ رویہ بھی منافق کے دوہرے معیار کو ظاہر کرتا ہے۔

منافق کی یہ علامات بتاتی ہیں کہ وہ انسانوں کے سامنے کچھ اور ظاہر کرتا ہے جبکہ اس کا دل اور کردار کچھ اور ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے" (سورہ النساء: 145). اس لیے منافقت سے بچنے کے لیے دل میں ایمان کی مضبوطی اور عمل میں اخلاص ضروری ہے۔

2. وسوسہ کی تعریف اور اس سے نجات کا طریقہ:
وسوسہ کی تعریف:
وسوسہ ایک ایسا شیطانی خیال یا خیالات کا سلسلہ ہے جو انسان کے دل میں شک، خوف، یا برے کاموں کی ترغیب پیدا کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ "شیطان تمہیں فقیری سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے" (سورہ البقرہ: 268). وسوسے شیطان کے وہ ہتھیار ہیں جنہیں وہ انسان کو اللہ کے راستے سے ہٹانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

وسوسے مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں، جیسے:

ایمان کے بارے میں شک و شبہات: شیطان انسان کے دل میں اللہ، آخرت، یا دین کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔
برے اعمال کی ترغیب: شیطان انسان کو گناہ کی طرف مائل کرتا ہے اور اسے برے کاموں کی طرف راغب کرتا ہے۔
اللہ کی ذات یا صفات کے بارے میں نامناسب خیالات: شیطان اللہ کے بارے میں نامناسب اور غلط خیالات دل میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔
وسوسہ سے نجات کا طریقہ:
وسوسے سے نجات پانے کے لیے قرآن و حدیث میں مختلف طریقے بیان کیے گئے ہیں جو ایک مسلمان کو روحانی اور ذہنی طور پر مضبوط کرتے ہیں:

اعوذ باللہ پڑھنا: جب بھی کوئی برا خیال یا وسوسہ آئے، فوراً "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھیں۔ یہ دعا شیطان کے وسوسے کو دور کرنے کے لیے بہت مؤثر ہے۔

قرآن کی تلاوت: قرآن کی تلاوت کرنے سے دل کو سکون ملتا ہے اور شیطان کے وسوسوں کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ خاص طور پر سورہ الفلق اور سورہ الناس کی تلاوت کرنا بہت مفید ہے کیونکہ ان سورتوں میں اللہ کی پناہ مانگنے کی دعائیں ہیں۔

ذکر اللہ: اللہ کا ذکر اور اس کے ناموں کی تسبیح کرنا دل کو مضبوط بناتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ کے ذکر کے بغیر مت رہو کیونکہ ذکر اللہ شیطان کو دور بھگا دیتا ہے" (ترمذی).

نماز کی پابندی: نماز کی پابندی کرنا شیطان کے وسوسوں سے نجات کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز دل کو اللہ کی یاد دلاتی ہے اور شیطانی خیالات کو دور کرتی ہے۔

نیک لوگوں کی صحبت: نیک لوگوں کے ساتھ رہنے سے وسوسے دور ہوتے ہیں کیونکہ نیک صحبت انسان کو

Geniusnesthub.com

اللہ کے قریب کرتی ہے اور اس کے ایمان کو مضبوط بناتی ہے۔

گناہوں سے توبہ اور استغفار: گناہوں سے توبہ کرنا اور اللہ سے استغفار مانگنا دل کو صاف کرتا ہے اور شیطان کے وسوسوں سے نجات دلانے میں مدد کرتا ہے۔

شیطانی خیالات کو نظر انداز کرنا: جب بھی کوئی برا خیال یا وسوسہ دل میں آئے، اسے نظر انداز کریں اور اس پر توجہ نہ دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "شیطان کے وسوسوں کی پرواہ نہ کرو، اور اللہ سے مدد مانگو" (مسلم).

یہ تمام طریقے وسوسے سے نجات پانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور انسان کو اللہ کے قریب لے جا سکتے ہیں۔ وسوسوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ایمان کی مضبوطی، اللہ پر توکل، اور نیک اعمال کی پابندی ضروری ہے۔

3۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عقیدہ و توحید اور عذاب بے قبر پر نوٹ تحریر کریں؟

جواب

عقیدہ توحید:

توحید اسلام کے بنیادی عقائد میں سب سے اہم ہے اور اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ اس عقیدے کے بغیر ایمان کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور یہی عقیدہ تمام انبیاء کا بنیادی پیغام رہا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں توحید کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں" (بخاری، مسلم). اس حدیث میں توحید کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے بندوں پر سب سے بڑا حق یہی ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کی موت اس حال میں ہو کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتا تھا، وہ جنت میں داخل ہوگا" (بخاری). اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توحید کا عقیدہ آخرت کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور میرے پاس اس حال میں آئے تو میں اس کے ساتھ جنت میں داخلہ کی ضمانت دیتا ہوں" (مسلم).

یہ احادیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ توحید کا عقیدہ اسلام کی بنیاد ہے اور اس کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر ایمان رکھے اور اپنی زندگی میں اس کی روشنی میں عمل کرے۔

عذاب قبر اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

عذاب قبر:

عذاب قبر ایک ایسا عقیدہ ہے جو قرآن و حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو قبر میں اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جاتی ہے۔ عذاب قبر کا مقصد انسان کو دنیا میں کیے گئے اعمال کے بارے میں متنبہ کرنا اور آخرت میں آنے والے بڑے عذاب سے آگاہ کرنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں عذاب قبر کے بارے میں مختلف روایات موجود ہیں:

Geniusnesthub.com

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو رک کر روتے اور فرماتے: "یہ قبر آخرت کے مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہے، اگر کوئی اس سے نجات پا جائے تو اس کے بعد کے مراحل آسان ہوں گے، اور اگر اس میں ناکام ہو جائے تو اس کے بعد کے مراحل مشکل ہوں گے" (ترمذی).

ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عذاب قبر حق ہے اور ہر انسان کو اس کا سامنا کرنا ہوگا" (بخاری، مسلم). اس حدیث میں عذاب قبر کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ اس سے بچنے کے لیے نیک اعمال کرنے چاہیے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے سامنے ایک خوبصورت شکل میں ایک شخص آتا ہے اور وہ پوچھتا ہے: 'تم کون ہو؟' تو وہ جواب دیتا ہے: 'میں تمہارے نیک اعمال ہوں'۔ اور کافر کے سامنے ایک بدصورت شخص آتا ہے اور وہی سوال کرتا ہے، لیکن وہ جواب دیتا ہے: 'میں تمہارے برے اعمال ہوں'" (ابو داؤد).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عذاب قبر سے بچنے کے لیے اللہ سے پناہ مانگو، کیونکہ عذاب قبر بہت شدید ہے" (مسلم).

عذاب قبر کی حقیقت اور اس سے بچنے کے طریقے کے بارے میں یہ احادیث ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہیں کہ دنیا میں نیک اعمال کرنے اور اللہ سے معافی مانگنے کی ضرورت ہے تاکہ آخرت کے عذاب سے بچا جا سکے۔

نتیجہ:
عقیدہ توحید اور عذاب قبر دونوں اہم موضوعات ہیں جن پر قرآن و حدیث میں وضاحت کے ساتھ بات کی گئی ہے۔ توحید پر ایمان رکھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، اور عذاب قبر سے بچنے کے لیے نیک اعمال، توبہ، اور اللہ سے پناہ مانگنا بھی ضروری ہے۔ یہ دونوں موضوعات ایک مسلمان کی دینی زندگی کے لیے انتہائی اہم ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے سے انسان دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

4- کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ ہ وسلم سے رہنمائی پر مضمون تحریر کریں؟

جواب

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہنمائی

اسلام دینِ فطرت ہے، جو انسان کو زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس دین کی بنیاد دو عظیم مصادر پر ہے: کتاب اللہ یعنی قرآن مجید، اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یہ دونوں منابع ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایات کو سمجھنے کا ذریعہ ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے انسان اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

کتاب اللہ (قرآن مجید):
قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کی ہر آیت میں اللہ تعالیٰ کے احکام، ہدایات، اور حکمتیں موجود ہیں جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو روشن کرتی ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، متقیوں کے لیے ہدایت ہے" (سورہ البقرہ: 2). اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید انسان کے لیے ہدایت کا منبع ہے اور یہ صرف ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو متقی اور پرہیزگار ہیں۔

Geniusnesthub.com

"اور ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے جو ہر چیز کو واضح کرتی ہے، ہدایت، رحمت اور خوشخبری مسلمانوں کے لیے" (سورہ النحل: 89). یہاں قرآن کی جامعیت اور اس کے عالمگیر ہدایت ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید نہ صرف دینی معاملات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ معاشرتی، اخلاقی، معاشی، اور قانونی مسائل میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ یہ انسان کو اس کے خالق سے تعلق مضبوط کرنے، اس کی بندگی میں کامل ہونے، اور معاشرتی عدل و انصاف کے قیام کی ترغیب دیتا ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی نبی کریم کی تعلیمات، اقوال، افعال اور تصدیقات مسلمانوں کے لیے دوسری بڑی رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کی تفسیر اور عملی اطلاق فراہم کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کے طرز عمل کو دیکھ کر ہم قرآن کے احکامات کو عملی شکل میں دیکھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی تاکید فرماتے ہیں:

"تمہارے لیے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے" (سورہ الاحزاب: 21). اس آیت میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔

"جو رسول تمہیں دے وہ لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ" (سورہ الحشر: 7). اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں عبادات، معاملات، اخلاقیات، اور معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہمیں سکھاتی ہے کہ کس طرح سے ہم اپنے معاملات کو حل کریں، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کریں، اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنی زندگی گزاریں۔

کتاب اللہ اور سنت کی اہمیت:

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو ساتھ ملا کر ہی ایک مکمل اور متوازن اسلامی زندگی گزارنا ممکن ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے مکمل اور ہم آہنگ ہیں، اور ان کی پیروی کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن مجید ہمیں اللہ کے احکام کی تعلیم دیتا ہے، اور سنت ہمیں سکھاتی ہے کہ ان احکام کو عملی زندگی میں کیسے نافذ کریں۔

نتیجہ:

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے ہدایت کے دو عظیم سرچشمے ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے ہم دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن اور سنت کو اپنی زندگی کا محور بنائے اور ان کی روشنی میں اپنی زندگی کے فیصلے کرے۔ یہی طریقہ ہے جو ہمیں اللہ کی رضا اور دائمی کامیابی کی طرف لے جائے گا۔

Geniusesthub.com